نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کے تعلق سے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

آپ کی کیا نصیحت ہے ان لوگوں کے تعلق سے جو نبی ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس سوال کا جواب کئی بار گزر چکا ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ نبی ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی تنقیص کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ایسا رسول ﷺ کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلا هُزُوًا أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولا ۞ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلا

(اور جب کبھی یہ تمہیں دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرا پن کرنے لگتے ہیں، کہ کیا یہی وہ ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (وہ کہتے ہیں) انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اگر ہم اس پر جمے نہ رہتے۔ اور جب یہ عذابوں کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے جو راہ سے پوری طرح بھٹکا ہوا ہے؟) (سورۃ الفرقان: ۴۱، ۴۲)

تو جب سے اللہ نے رسول ﷺ کو بھیجا وہ (کفار) آپ ﷺ کے تعلق سے مذاق اور تمسخر کرتے آرہے ہیں۔ یہ معاملہ صرف محمد ﷺ تک ہی نہیں ہے بلکہ ایسا تو تمام انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے انبیاء کی تنقیص کی اور ان کا مذاق اڑایا، اور جنہیں قتل کرنا تھا انہیں قتل بھی کیا۔ تو یہ عجیب بات نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کا تعجب نہیں ہے کہ انہوں نے ایسا کیا۔ یہ سلسلہ کفار کا چلا آرہا ہے۔ لیکن الحمد للہ، یہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی یہ رسول ﷺ کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے عزم کو اس سے کمزور کر سکتے ہیں، بلکہ ان کا یہ انکار اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان الحمد للہ خیر پر ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی مصلحت ہو والحمد للہ۔

عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ

(ممکن ہے تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو) (سورۃ البقرۃ:۲۱۶)

اب مسلمان رسول اللہ ﷺ کے (ارد گرد) دفاع میں جمع ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کا دفاع کر رہے ہیں اور یہ ان شاء اللہ سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا سبب اور بدعات اور دین میں نئی نکالی چیزوں کے ترک کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہ خیر کا راستہ ہے۔ عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ۔ رہا ان (کفار) کا معاملہ تو وہ رسول ﷺ کو ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ

(یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی، یہ ہر گز ہر گز اللہ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔ عنقریب وہ ان کے اعمال غارت کر دے گا) (سورۃ محمد:۳۲)

تو نقصان انہیں (کفار) کا ہے۔

مصدر: امام البربھاری کی شرح السنة **کی شرح از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ (کیسیٹ نمبر:۳)**

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد